تقریر

حضرت اماں جانؓ،لجنہ اماءاللہ کے لیے روشنی کی ایک کرن

پیاری بہنو! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔

حضرت اماں جانؓ،لجنہ اماءاللہ کے لیے روشنی کی ایک کرن

ابتداءً اس میں جو شامل تھیں چودہ ممبرات

آج اک عالم میں قائم ہو گئیں ان کی بنات

اُم المومنین حضرت نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا دہلی کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ آپؓ حضرت اماں جان کے نام سے جماعت احمدیہ میں پہچانی جاتی ہیں اور آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقد میں آئیں۔ آپؓ کا بابرکت وجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ٹھہرا کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات "وہ مبارک نسل کی ماں ہوگی" اور آنے والے مسیح کے متعلق پیشگوئی "یَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ" "وہ شادی بھی کرے گا اور اس کے اولاد بھی ہوگی اور اس کی اولاد بھی خاص ہوگی" آپؓ کی وجہ سے پورے ہوئے۔

سامعات! حضرت اماں جانؓ کی زندگی کا ہر لمحہ خواتین اور احباب جماعت احمدیہ کی ترقی اور بہبود میں صرف ہوتا۔

مدرسۃ البنات کے لئے آپؓ نے گھر کا ایک حصہ پیش کر دیا۔ آپ سراپا شفقت و محبت تھیں، حتی الامکان ہر ضرورت مند کی ضرورت کو پورا فرماتیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ہزاروں مہمانوں کی مہمان نوازی کرتیں، لوگوں کے مسائل حل کرتیں۔ آپ کی قربانیوں کو دیکھتے ہیں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ مسجد بنانے کی تحریک ہو یا کہیں مبلغ سلسلہ کی ضروریات کو پورا کرنے کا مسئلہ درپیش ہو، لٹریچر کے لئے رقم کی ضرورت ہو یا تحریک جدید نے پکارا ہو۔ آپ ہر تحریک میں بڑی فراخدلی سے حصہ لیتی رہیں اور سب سے پہلے اپنا چندہ ادا فرماتی تھیں یہاں تک کہ بعض مواقع پر اپنی جائیداد اور زیورات فروخت کر کے خوشی سے امامِ وقت اور خلیفہ وقت کے قدموں میں پیش کر دیئے۔

سامعات! اس کی ایک مثال اس وقت کی ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے ایک اعلان فرمایا، جماعت کی ابتدائی حالت تھی اس وقت حضرت اقدسؑ نے دس ہزار روپے کا تخمینہ فرمایا تھا۔ حضرت اماں جانؓ اس چندہ کا 1/10 حصہ دے دیا اور یہ رقم اپنی ایک جائیداد واقع دہلی کو فروخت کر کے دی۔

یہ واقعہ حضرت اُمُّ المؤمنین کی بلند ہمتی اور خدا تعالیٰ کی آیات کے لئے قربانی کا بے نظیر نمونہ ہے اور سلسلہ عالیہ کی مستورات کے لئے خدمت دین کے لئے اسوہ حسنہ ہے کہ آپ علیہ السلام کی ہر تحریک اور کاموں کو حضرت اُمُّ المؤمنین کس طرح پر خدا تعالیٰ کی طرف سے یقین کرتی ہیں اور اس کے لئے اپنے اموال کو خرچ کرنے میں ذرا دریغ نہیں فرماتی ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں:

"آپ کی نیکی اور دینداری کا مقدم ترین پہلو نماز اور نوافل میں شغف تھا۔ پانچ نمازوں کا تو کیا کہنا۔ حضرت امّاں جان نماز تہجد اور نماز ضحیٰ کی بھی بے حد پابند تھیں اور اُنہیں اس ذوق وشوق سے ادا کرتی تھیں کہ دیکھنے والوں میں بھی ایک خاص کیفیت پیدا ہونے لگتی تھی۔ بلکہ ان نوافل کے علاوہ بھی جب موقع ملتا نماز میں دل کا سکون حاصل کرتی تھیں ... پھر دعا میں بھی حضرت اماں جان کو بے حد شغف تھا۔ اپنی اولاد اور ساری جماعت کے لیے جسے وہ اولاد کی طرح سمجھتی تھیں بڑے دردوسوز کے ساتھ دعا کیا کرتی تھیں اور احمدیت کی ترقی کے لیے ان کے دل میں غیر معمولی تڑپ تھی۔ اپنی ذاتی دعاؤں میں جو کلمہ ان کی زبان پر سب سے زیادہ آتا ہے وہ یہ مسنون دعا تھی۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔ یعنی اے میرے زندہ خدا! اور میرے زندگی بخشنے والے آقا! مَیں تیری رحمت کا سہارا ڈھونڈتی ہوں۔"

پیاری بہنو! جب خلافت کا انتخاب عمل میں آگیا تو خواتین میں سے آپؓ اوّل المبائعات تھیں۔ پھر ساری زندگی خلافت احمدیہ سے وابستہ اور خلیفہ وقت کی کامل فرمانبردار رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اپنے ایک خطاب میں فرمایا: "مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے ... مَیں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ مَیں امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں کہ ان کو خدا کی رضا کے لیے محبت ہے۔ بیوی صاحبہ کے منہ سے بیسیوں مرتبہ میں نے سنا ہے کہ میں تو آپ کی لونڈی ہوں۔" (بدر 4-11 جولائی 1912ء)

سامعات! محترمہ استانی سکینۃ النساء، حضرت اماں جان کی مہمان نوازی اور غربا پروری کے بارے میں کہتی ہیں۔

حضرت اماں جان کی یہ ایک خاص صفت ہے کہ مہمان نوازی اور غربا پروری میں نہایت ہی مقام رکھتی ہیں۔ اگر گھر میں ہوں کھانے کے وقت کوئی بھی عورت آجائے ان کو کچھ نہ کچھ کھلا کر تسلی پاتی ہیں۔ غربا پروری کا یہ وصف ہے کہ غریب عورتوں کے گھروں پر جا کر ان کا دکھ درد سننا، ہمدردی کرنا کسی کے دردوغم میں شریک ہونا، بیماروں کی مزاج پُرسی اور ان کو دوا اور دعا سے مدد پہنچانا آپ کی عادت ہے۔

حضرت اماں جانؓ نے سینکڑوں غریب اور یتیم لڑکیوں کی پرورش فرمائی۔ تربیت کر کے ان کی موزوں جگہ شادی کی اور بعد میں ہمیشہ ان کا خیال رکھا۔ آپ کی عادت تھی کہ کبھی کبھی محلہ جات میں جا کر ایک ایک گھر کے مکین کا حال پوچھتیں اور لوگ فخر کرتے تھے کہ حضرت اماں جانؓ ہمارے گھر تشریف لائیں۔

پیاری بہنو کی خدمت میں دلوں کو گرما دینے والا واقعہ بیان کرتی ہوں۔ قاضی محمد عبد اللہ صاحب کی ہمشیرہ امۃ الرحمن صاحبہ کا بیان ہے کہ گرمی سخت تھی حضرت اماں جانؓ نماز پڑھنے لگیں میں پنکھا کرنے لگی جب آپ نے نماز ختم کر لی تو میں نے نماز شروع کر دی تو امّاں جانؓ نے مجھے پنکھا کرنا شروع کر دیا۔ میں بہت گھبرائی کہ ان کو تکلیف دے رہی ہوں۔ میں نے سلام پھیرا تو عرض کیا کہ آپ کیوں تکلیف فرما رہی ہیں۔ فرمایا کیا میں ثواب حاصل نہ کروں؟

حضرت اماں جانؓ کی مالی قربانیوں کا تذکرہ تاریخ احمدیت میں ان الفاظ میں ہے کہ

"جماعتی چندوں میں بھی حضرت اماں جانؓ بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیتی تھیں اور تبلیغ اسلام کے کام میں ہمیشہ اپنی طاقت سے بڑھ کر چندہ دیتی تھیں۔ تحریک جدید کا چندہ جس سے بیرونی ممالک میں اشاعتِ اسلام کا کام سرانجام پاتا ہے اُس کے اعلان کے لئے ہمیشہ ہمہ تن منتظر رہتی تھیں اور اعلان ہوتے ہی بلا توقّف اپنا وعدہ لکھا دیتی تھیں بلکہ وعدہ کے ساتھ ہی نقد ادائیگی بھی کر دیتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں وعدہ جب تک ادا نہ ہو جائے دل پر بوجھ رہتا ہے۔ دوسرے چندوں میں بھی یہی ذوق وشوق کا عالَم تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد 15 صفحہ 105)

حضرت اماں جان سلسلہ کی ضروریات کے لئے اپنے اموال میں سے ہمیشہ خرچ کرتی ہی رہیں۔ مگر آپ کی زندگی میں ایک واقعہ عجیب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو 1898ء کی پہلی ششماہی کے آخر میں بعض اہم دینی ضروریات کے لئے روپیہ کی ضرورت تھی۔ آپ نے قرضہ لینے کی تجویز کا ذکر گھر میں فرمایا۔ حضرت اُمُّ المؤمنین نے عرض کیا کہ باہر کسی سے قرضہ لینے کی کیا ضرورت ہے۔ میرے پاس ایک ہزار روپیہ نقد ہے اور کچھ زیورات ہیں آپ اس کو لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں بطور قرض لے لیتا ہوں اور اس کے عوض باغ رہن کر دیتا ہوں گو حضرت اُمُّ المؤمنین اس رقم کو پیش کر رہی تھیں مگر آپ نے جماعت کو تعلیم دینے کے لئے کہ بیویوں کا مال ان کا اپنا مال ہوتا ہے۔ قرض ہی لیا اور قرآن کریم کی ہدایت کے ماتحت اسے معرضِ تحریر میں لے آنا اور فرہانٌ مَقْبُوْضہ پر عمل کرنے کیلئے دستاویز کو رجسٹری کروالینا ضروری سمجھا۔

بالطبع عورتوں کو زیور پسند ہوتا ہے مگر حضرت اُمُّ المؤمنین نے دینی ضروریات کے لئے اس کو پیش کر دینا ہی ضروری سمجھا اور یہ پہلا موقع نہ تھا۔ حضرت اُمُّ المؤمنین نے ہمیشہ سلسلہ کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم سمجھا اور کبھی اپنی متاع کو خرچ کرنے میں پس و پیش نہیں فرمایا۔ حضرت اُمُّ المؤمنین نے اپنے عمل سے یہ سبق دیا ہے کہ دین کی ضرورت سب سے مقدم ہے اور اس کیلئے پیاری سے پیاری چیز کے قربان کرنے کی ضرورت ہو تو تامل نہیں ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ حضرت اماں جان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے جن کے نقش قدم پر آج دنیا بھر میں ہزاروں خواتین اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو اعلائے کلمۃ اللہ اور اعلائے کلمہ اسلام کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی تمام خواتین کو حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو ایسی ہی قربانیوں، جماعت اور خلفاء سے دلی محبت کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ آمین

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اس بحرِ بیکراں کے لیے

طالب دعا

(حنیف احمد محمود۔ برطانیہ باتعاون زاہد محمود و عائشہ چوہدری)

✿✿✿✿